49632 ـ فطرانہ اور مالی زكاۃ میں فرق

سوال

كیا مسلمان پر مال كی زكاۃ جو دین كے پانچ اركان میں سے ایك ہے اور فطرانہ میں كوئی فرق ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جی ہاں زكاۃ جو اركان اسلام میں سے ایك ركن ہے یہ فطرانہ جو كہ رمضان كی زكاۃ كے علاوہ ہے.

پہلی یعنی یعنی اركان اسلام والی زكاۃ ہے اور یہ كچھ اقسام كے اموال میں فرض ہوتی ہے مثلا:

1 ـ چوپائے یعنی اونٹ گائے اور بكري.

2 ـ تجارتی سامان.

3 ـ زمین سے اگنے والی اشیاء، اور یہ دو چیزوں پر مشتمل ہے:

اول:

كھیتی اور پھل، علماء كرام كا اجماع ہے كہ یہ زكاۃ چار اقسام میں فرض ہوگی: گندم جو كھجور اور منقہ.

اس كے علاوہ باقی اشیاء میں علماء كا اختلاف ہے.

دوم:

خزانہ، یہ كفار كا وہ مال ہے جو زمین میں مدفون ہو اور مسلمان شخص كو مل جائے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے مجموع الفتاوی میں ابن منذر رحمہ اللہ سے نقل كیا ہے كہ:

" اہل علم كا اجماع ہے كہ نو اشیاء پر زكاۃ واجب ہوتی ہے: اونٹ، گائے، بكري، سونا، چاندی، گندم، جو، كھجور اور منقہ.

جب ان میں ہر کوئی قسم اس نصاب کو پہنچ جائے جس میں زکاۃ واجب ہوتی ہے " اھـ

دیکھیں: مجموع الفتاوى (25 / 10).

ان اموال کے علاوہ میں علماء کا اختلاف ہے:

ان اموال میں معین شروط کے ساتھ زکاۃ واجب ہو گی، اور شریعت مطہرہ نے جو مقدار مقرر کی ہے وہ نکالنا اور ادا کرنا واجب ہے.

اس سلسلہ میں آپ تفصیل معلوم کرنے کے لیے قسم زکاۃ کے مسائل کا مطالعہ کریں.

اور یہ زکاۃ (یعنی مال کی زکاۃ) دین اسلام کا ایك رکن ہے اس کا منکر شخص دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اور زکاۃ ادا نہ کرنے والا شخص قطعی طور پر فاسق ہے، مسلمان حکمران کو چاہیے کہ وہ زبردستی اور جبر کے ساتھ زکاۃ وصول کرے، اور اگر وہ زکاۃ نہ دینے پر مصر رہے اور اپنے قبیلہ کی پناہ حاصل کر کے زکاۃ ادا نہ کرے تو اس سے لڑائی کی جائیگی حتی کہ وہ زکاۃ ادا کر دے.

بخاری اور مسلم میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" یقینا اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے:

اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور نماز پابندی سے ادا کرنا، اور زکاۃ ادا کرنا، اور رمضان المبارك کے روزے رکھنا، اور بیت اللہ کا حج کرنا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (8) صحیح مسلم حدیث نمبر (16).

اور بخاری و مسلم کی ایك اور روایت میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تك لڑائی کروں حتی کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور یقینا محمد اللہ کے رسول ہیں، اور نماز پابندی سے ادا کرنے لگیں، اور زکاۃ ادا کریں، چنانچہ جب وہ یہ کام کرنے لگیں ت وانہوں نے مجھ سے اپنا خون اور اپنا مال محفوظ کر لیا، مگر اسلام کے حق کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ کے سپرد "

صحیح بخاری حدیث نمبر (25) صحیح مسلم حدیث نمبر (22).

صحابہ کرام کا اجماع ہے کہ زکاۃ ادا نہ کرنے والوں کے ساتھ جنگ کی جائیگی بخاری اور مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ:

" جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ تھے اور عرب میں سے جس نے کفر کرنا تھا کفر کیا، چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: تم لوگون سے کیسے جنگ کر سکتے ہو حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں حتی کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں، چنانچہ جس نے بھی لا الہ الا اللہ پڑھ لیا اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنا نفس محفوظ کر لیا مگر اسلام کے حق کے ساتھ، اور ا سکا حساب اللہ پر.

تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم میں تو اس نے بھی جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکاۃ میں فرق کیا کیونکہ زکاۃ مال کا حق ہے، اللہ کی قسم اگر انہوں نے مجھ سے ایك بکری کا چھوٹا سا بچہ بھی روك لیا جو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اس کے روکنے پر ان سے ضرور جنگ کرونگا.

عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم اللہ تعالی نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا سینہ کھول دیا تھا تو میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1400) صحیح مسلم حدیث نمبر (20).

اور جو زکاۃ رمضان المبارك کے آخر میں فرض ہوتی ہے وہ فطرانہ ہے، سب علماء کا اس کے واجب ہونے پر اجماع ہے، مگر جو شاذ ہے.

دیکھیں: طرح التثریب (4 / 46).

اور فطرانہ مالی زکاۃ کے درجہ اور مقام سے کم ہے، کیونکہ فطرانہ ارکان اسلام میں شامل نہیں، اور اس کا منکر شخص کافر نہیں ہوتا.

فطرانہ کا ذکر بہت ساری احادیث میں ملتا ہے جن میں سے چند ایك درج ذیل ہیں:

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ہر مسلمان مرد و عورت آزاد اور غلام بچے اور بوڑھے پر ايك صاع كھجور يا ايك صاع جو فطرانہ مقرر كيا، اور حكم ديا كہ لوگوں كے نماز عيد كے ليے جانے سے قبل ادا كيا جائے "

صحيح بخارى حديث نمبر (1503) صحيح مسلم حديث نمبر (984).

اور سنن ابو داود ميں ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما سے مروى ہے كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فطرانہ روزے دار كے ليے لغو اور غلط كام سے پاكيزگى اور مسكين كے كھانے كے ليے فطرانہ مقرر كيا، چنانچہ جس نے بھى نماز عيد سے قبل ادا كيا تو اس كا فطرانہ مقبول ہے، اور جس نے نماز عيد كے بعد ادا كيا تو يہ عام صدقات ميں سے ايك صدقہ ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (1609) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح ابو داود ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

مزيد تفصيل معلوم كرنے كے ليے آپ سوال نمبر (12459) كے جواب كا مطالعہ كريں.

واللہ اعلم .